سرکاری رپورٹ

بارھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 21 جنوری 1996ء بمطابق 29 شعبان 1416 ہجری (بروز اتوار)

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۸
۴۔	قانون سازی	۲۰

جلد دوازدہم

شمارہ چہارم

(آلف)

1- جناب اسپیکر ________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر ______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی ________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

(ب)

صوبائی کابینہ کے ارکان

۱۔ نواب ذوالفقار علی مگسی	پی بی ۲۶ جھل مگسی	وزیر اعلیٰ
۲۔ جام محمد یوسف	پی بی ۳۴ لسبیلہ	سینئر وزیر
۳۔ شیخ جعفر خان مندوخیل	پی بی ۱۴ ژوب	وزیر خزانہ
۴۔ میر عبدالنبی جمالی	پی بی ۲۰ جعفر آباد I	پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۵۔ ملک گل زمان کاسی	پی بی ۲ کوئٹہ II	وزیر ترقیات و منصوبہ بندی
۶۔ میر عبدالمجید بزنجو	پی بی ۳۲ آواران	وزیر لائیو اسٹاک
۷۔ ملک محمد شاہ عزیز بزکی	پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ	حج و اوقاف زکوٰۃ
۸۔ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	پی بی ۳۷ تربت I	وزیر تعلیم
۹۔ مسٹر محمد ایوب بلیدی	پی بی ۳۸ تربت II	وزیر مال / ایکسائز
۱۰۔ مسٹر محمد اکرم بلوچ	پی بی ۳۹ تربت III	وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت
۱۱۔ مسٹر کچکول علی بلوچ	پی بی ۳۶ پنجگور	وزیر ماہی گیری
۱۲۔ مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۳۔ ڈاکٹر کلیم اللہ	پی بی ۱ کوئٹہ I	ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون
۱۴۔ مسٹر عبیداللہ بابت	پی بی ۱۱، لورالائی	وزیر جیل خانہ جات
۱۵۔ انجینئر عبدالقہار ودان	پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I	وزیر جنگلات
۱۶۔ سردار ثناء اللہ زہری	پی بی ۳۰، خضدار I	وزیر بلدیات
۱۷۔ میر اسرار اللہ زہری	پی بی ۲۹ قلات	وزیر زراعت
۱۸۔ حاجی میر لشکری خان رئیسانی	پی بی ۲۴ بولان I	وزیر انڈسٹریز معدنیات
۱۹۔ نوابزادہ گزین خان مری	پی بی ۱۸ کوہلو	وزیر داخلہ
۲۰۔ نوابزادہ چنگیز خان مری	پی بی ۱۶ سبی	مواصلات و تعمیرات
۲۱۔ میر خان محمد خان جمالی	پی بی ۲۱ جعفر آباد II	وزیر خوراک
۲۲۔ سردار نواب خان ترین	پی بی ۱۷ سبی / زیارت	وزیر بہبود آبادی
۲۳۔ سردار محمد طاہر خان لونی	پی بی ۱۰ لورالائی I	وزیر صحت

۲۴۔	مسٹر طارق محمود کھیتران	پی بی ۲ بارکھان	وزیر خاندانی منصوبہ بندی
۲۵۔	مسٹر سعید احمد ہاشمی	پی بی ۳ کوئٹہ III	مشیر وزیر اعلیٰ
۲۶۔	ملک محمد سرور خان کاکڑ	پی بی ۷ پشین II	وزیر بے محکمہ
۲۷۔	عبدالوحید بلوچ	پی بی ۴ کوئٹہ IV	اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی
۲۸۔	ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیت	ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

اراکین اسمبلی

۲۹۔	حاجی سخی دوست محمد	پی بی ۵ چاغی
۳۰۔	مولانا سید عبدالباری	پی بی ۶ پشین I
۳۱۔	مولانا عبدالواسع	پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ
۳۲۔	نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی	پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی
۳۳۔	میر ظہور حسین خان کھوسہ	پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد
۳۴۔	مسٹر محمد صادق عمرانی	پی بی ۲۳ نصیر آباد
۳۵۔	سردار میر چاکر خان ڈومکی	پی بی ۲۵ بولان II
۳۶۔	نواب عبدالرحیم شاہوانی	پی بی ۲۷ مستونگ
۳۷۔	مولانا محمد عطاء اللہ	پی بی ۲۸ قلات / مستونگ
۳۸۔	مسٹر محمد اختر مینگل	پی بی ۳۱ خضدار II
۳۹۔	سردار محمد حسین	پی بی ۳۳ خاران
۴۰۔	سردار محمد صالح خان بھوتانی	پی بی ۳۵ لسبیلہ II
۴۱۔	سید شیر جان	پی بی ۴۰ گوادر
۴۲۔	مسٹر شوکت ناز مسیح	عیسائی
۴۳۔	مسٹر سترام سنگھ	سکھ پارسی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

اجلاس مورخہ 21 جنوری 1996ء بمطابق 29 شعبان المعظم 1416 ہجری

بروز اتوار بوقت گیارہ بج کر پچاس منٹ (قبل دوپہر)

زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ۔ اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا
فِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہ ط فَیَغْفِر لِمَنْ
یَشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَشَآءُ ط وَ اللّٰہ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرٌ
ہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِن رَّبِّہٖ وَالْمُؤمِنُوْنَ ط
کُلٌ آمَنَ بِا اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ قف لَانُفَرِّقُ
بَیْنَ اَحَدٍ مِنْ رُّسُلِہٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ق
غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْر ہ

صدق اللّٰہ العظیم

ترجمہ:۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ یہ اپنے بیک وقت رکھا ہے۔ ایک تو یہ کہ ہرچیز خدا ہی کی ملکیت ہے' دوسرا یہ کہ ہر چیز اسی کے اختیار و تصرف میں ہے۔ تیسرا یہ کہ بالآخر ہرچیز کا مرجع خدا ہی ہے۔

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر : جزاک اللہ مولانا عبدالباری صاحب اپنا سوال نمبر 315 دریافت فرمائیں۔

315- مولانا عبدالباری :

کیاوزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

حکومت بلوچستان' محکمہ زراعت کے پاس نئے اور پرانے کل کس قدر ڈوزر موجود ہیں۔ نئے اور پرانے ڈوزروں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل دی جائے۔ نیز ضلع پشین کو دیئے ڈوزروں کی مکمل تفصیل بھی دی جائے۔

مسٹر عبدالقہار ودان : (وزیر جنگلات)

حکومت بلوچستان محکمہ زراعت (زرعی انجینئرنگ) کے پاس اس وقت کل 328 بلڈوزر ہیں۔ جن میں سے (80) نئے بلڈوزر اور 248 پرانے بلڈوزر ہیں ضلع پشین میں (18) بلڈوزر ہیں جن میں سے (3) نئے بلڈوزر ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

قسم بلڈوزر		سال	تعداد
کٹر پلر	D6D	1979-80ء	2
کٹر پلر	D6D	1982-83ء	7
کٹر پلر	D5D	1987-88ء	5
کٹر پلر	D6D	1990-91ء	1
کٹر پلر	D6D	1993-94ء	3
			18

عبدالقہار وودان : (وزیر جنگلات) جواب لمبا ہے اس کو پڑھا ہو تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو بتائیں۔

مولانا عبدالباری : یہ بلڈوزر کتنے ہیں؟

عبدالقہار وودان : کل 328 ہیں۔

مولانا عبدالباری : اس میں اسی نئے اور 228 پرانے ہیں۔ اس میں سے پشین کو جو اٹھارہ دیئے ہیں کا صحیح تناسب سے ہے واقعی انصاف کی بنیاد پر دیا ہے۔ اور 248 جمع کر کے کل کتنا بنتا ہے؟

وزیر جنگلات : یہ صحیح ہے ٹوٹل 328 ہیں۔

مولانا عبدالباری : یہ انصاف نہیں ہے آپ بتا رہے ہیں انصاف نہیں ہے اور ہم نے پانچ سالوں سے وزیر دیکھا نہیں ہے اور نہ ان کا کلام سنا ہے آپ ذرا وزیر صاحب کو بھی تو حاضر کریں۔

جناب اسپیکر : کوئی اور ضمنی سوال:

مولانا عبدالباری : یہ ضمنی سوال ہے کوئی صحیح جواب دے دے۔

وزیر جنگلات : صحیح جواب تو دے دیا ہے مولانا صاحب:

مولانا عبدالباری : ایک تو بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارا وزیر صاحب اکثر غائب رہتا ہے۔ غائب کا معنی یہ ہے یہاں پر حاضری نہیں دیتا ہے اور ابھی تک ایک سوال کا جواب ابھی تک نہیں دیا ہے جعفر صاحب آپ بھی سمجھتے ہیں کسی نے عمل نہیں کیا ہے جناب اسپیکر صاحب آپ نے بار بار رولنگ دی ہے جب تک متعلقہ وزیر صاحب نہ ہو تو یہ وزراء صاحبان کیسے جواب دے سکتے ہیں۔ سب صحیح کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ : (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) جناب درمیان میں میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ بلڈوزر کی تقسیم گھنٹوں کی بنیاد پر ہوتی ہے کہ کس کس علاقے میں کتنی

ڈیمانڈ ہے۔ اس کے مطابق بلڈوزر کئے جاتے ہیں۔ اگر آپ کو تفصیل چاہئے تو اس سوال کو پوسٹ پون کریں جب وزیر صاحب آجائے۔ وزیر آپ کو مکمل جواب اور تسلی کرادے گا۔

مولانا عبدالباری : جناب وزیر صاحب سے نہ کوئی سوال کیا اور نہ کبھی انہوں نے ایوان میں جواب دیا ہے پشین میں ڈیمانڈ زیادہ ہے اور سرور خان صاحب بھی بولیں بہت گھنٹے پڑے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ : (وزیر) مولانا صاحب اگر اس کی تفصیل چاہئے اس سوال کو اس اجلاس کے دوران کے لئے رکھ لیں۔

مولانا عبدالباری : جناب کب تک ہم وزیر صاحب کا انتظار کریں گے۔

حاجی محمد شاہ مردان زئی : (وزیر) جناب اگر انصاف سے تقسیم کریں تو یہ کل بلڈوزر ہر ضلع کے لئے دس دس پہنچتے ہیں انہوں نے کیسے دیئے اور اگر 418 ہوں تو پھر برابر پہنچتے ہیں۔

مولانا عبدالباری : خضدار کو کتنا دیا ہے مولانا صاحب انصاف کی بنیاد پر آپ کو بھی نہیں ملا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل : (وزیر خزانہ) جناب میرے ضلع میں دو ملے ہیں مولانا صاحب کو تو پھر بھی 18 ملے ہوئے ہیں۔ میں ناراض نہیں ہوں۔

مولانا عبدالباری : آپ کے ضلع میں زراعت نہیں ہے ہمارے ضلع میں زراعت ہے آپ کے ضلع میں ٹھیکے وغیرہ زیادہ ہیں۔ جناب اسپیکر ایک تو وزیر صاحب کو حاضر کریں اور دوسرا جو سیکریٹری صاحب گھنٹے تقسیم کرتے تو پشین کو اپنا حق ملا ہے۔ لیکن اصل مسئلہ یہ کہ وزیر صاحب کو حاضر کریں۔

جناب اسپیکر : حکومت کی ذمہ داری ہے جس دن متعلقہ وزیر کے سوالات

ہوں اس وزیر کی حاضری کو اسمبلی میں یقینی بنائیں۔

جناب اسپیکر : مولانا عبدالباری صاحب سوال نمبر316 دریافت فرمائیں۔

316- مولانا عبدالباری :

کیا وزیر زارعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

سال 1992ء تا 1994ء کے دوران کن کن پروگراموں کے تحت کس قدر اسکیم منظور ہوئی ہیں نیز منظور شدہ اسکیموں میں کس قدر اسکیمیں مکمل ہوچکی ہیں اور کتنے اسکیموں پر اب تک کام جاری ہے مکمل شدہ اور جاری اسکیموں کی علیحدہ علیحدہ مکمل تفصیل دی جائے۔

مسٹر عبدالقہار رودان : (وزیر جنگلات)

1994-93ء تا 95-1994ء محکمہ زرعی انجینئرنگ کے مختلف پروگراموں کے تحت سات (7) اسکیمیں منظور ہوئیں جن میں پانچ مکمل ہوچکی ہیں اور دو (2) پر کام جاری ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام اسکیم	منظور شدہ رقم	اب تک خرچ	نمایاں کارکردگی
ا۔	تربت کی ضلعی سطح کی ورکشاپ کا درجہ بڑھاکر ڈویژن سطح تک کرنا	(روپے ملین) ۱۶۔۵۰۰	۱۶۔۵۰۰	یہ اسکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ۹۸۔۱۹۸۸ء میں شروع ہوئی اور ۹۵۔۱۹۹۴ء میں مکمل ہوگئی ہے۔
۲۔	ٹریکٹر آپریٹر ٹریننگ ادارہ زرعی آلات کا تحقیقاتی و آزمائشی سیل کا قیام	۴۔۴۵۳	۴۔۴۵۳	یہ اسکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ۹۰۔۱۹۸۹ء میں شروع ہوئی اور ۹۲۔۱۹۹۱ء میں مکمل ہوچکی ہے۔

۳۔	تربت پنجگور، گوادر ڈیرہ مراد جمالی، ڈیرہ بگٹی کی نئی ورکشاپوں کیلئے ورکشاپ مشینری کی فراہمی۔	۳۔۹۸۰	۳۔۹۸۰	یہ اسکیم سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ۹۳۔۱۹۹۲ء میں مکمل ہو چکی ہے۔
۴۔	بلوچستان میں زرعی زمین کی درستگی کیلئے آلات و مشینری میں بہتری کا منصوبہ	۱۔۴۴۰	۱۔۴۴۰	اس اسکیم کیلئے حکومت جاپان نے جاپانی جنرل گرانٹ ۹۴۔۱۹۹۳ء کے تحت امداد فراہم کی تھی۔ اسکیم کے لوکل چارجز سالانہ ترقیاتی پروگرام سے فراہم کیے گئے اسکیم مکمل ہو چکی ہے۔
۵۔	بلوچستان میں خوراک کی پیداوار میں اضافہ کا منصوبہ زرعی مشینری اور آلات اور بلڈوزروں کی فراہمی (جاپانی KR II گرانٹ ۹۴۔۱۹۹۳ء)	۱۔۷۲۷	۱۔۶۲۷	اس اسکیم کیلئے حکومت جاپان نے جاپانی KR II گرانٹ ۹۴۔۱۹۹۳ء کے تحت امداد فراہم کی تھی۔ اسکیم کے لوکل چارجز سالانہ ترقیاتی پروگرام سے فراہم کیے گئے اسکیم مکمل ہو چکی ہے۔
۶۔	بلوچستان میں خوراک کی پیداوار میں اضافہ کا منصوبہ (زرعی مشینری آلات اور بلڈوزروں کے پرزہ جات کی فراہمی) (جاپانی KR II گرانٹ ۹۵۔۱۹۹۴ء)	۸۔۵۰۰	۷۔۵۰۸	اس اسکیم کے تحت حکومت جاپان کے جاپانی KR II گرانٹ ۹۵۔۱۹۹۴ء کے تحت امداد فراہم کی ہے۔ اسکیم کے لوکل چارجز سالانہ ترقیاتی پروگرام سے فراہم کیے گئے۔ اسکیم کے تحت ایگریکلچرل مشینری کراچی پہنچ گئی ہیں اور بلڈوزروں کے پرزہ جات مارچ ۱۹۹۶ء تک پہنچ جائیں گے۔

۷۔	بلوچستان میں خوراک کی پیداوار کے اضافہ کے لئے کاشت (کٹائی و صفائی) کے میکانکی طریقہ کی تحقیقاتی تربیت وترقی کا منصوبہ			اس اسکیم کیلئے حکومت جاپان نے KR II گرانٹ کے تحت امداد فراہم کی ہے اس اسکیم سے صوبہ بلوچستان کو ۱۸ کمبائن ہارویسٹر ملیں گے۔ اسکیم کی تمام کارروائی یعنی ٹینڈر ایگریمنٹ وغیرہ وفاقی حکومت کر رہی ہے۔ اسکیم کے لوکل چارجز سالانہ ترقیاتی پروگرام سے فراہم کی جائے گی۔

سال ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۴ء مندرجہ ذیل پروگرام زرعی تحقیقاتی ادارہ سریاب کے تحت بلوچستان میں جاری تھے۔

ا۔ ایگریکلچر ریسرچ پروجیکٹ نمبر ۲ کوئٹہ

۲۔ ڈیٹ ریسرچ سینٹر تربت

۳۔ پاک سوئٹس پوٹیٹو پروجیکٹ کوئٹہ

جوان ۱۹۹۵ء سے ان میں سے درج ذیل پروجیکٹ ترقیاتی فنڈز سے مکمل کر لئے گئے۔ ڈیٹ ریسرچ سینٹر تربت پاک سوئٹس پوٹیٹو پروجیکٹ۔

اب ان دونوں پروجیکٹ کو غیر ترقیاتی اسکیموں کے تحت چلانے کی منظوری ہونی ہے۔ البتہ ایگریکلچر ریسرچ پروجیکٹ نمبر ۲ ۔۱۹۹۸ء تک ترقیاتی بجٹ سے مکمل ہوگا۔

مکمل شدہ اور جاری اسکیموں کے بارے میں تفصیل

نمبر شمار	نام اسکیم	منظور شدہ رقم	اب تک خرچ	نمایاں کارکردگی
ا۔	ایگریکلچر ریسرچ پروجیکٹ II	۱۵،۶۱،۲۳۰۰۰	۸،۹۴،۸۸،۰۰۰	ا۔ زراعت کے لئے ریسرچ ماسٹر پلان تیار کرلیا گیا۔ ۲۔ بیرون ملک ۸ امیدواروں کو پی ایچ ڈی اور ۸ امیدواروں کو ایم ایس سی کی تربیت کیلئے بھیجا گیا۔

				۳۔ بیرون ملک سے ۸۴ میں سے اب تک ۵۸ مہینوں کیلئے ماہرین منگوائے گئے ہیں۔ ۴۔ بلوچستان میں ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کیلئے مسودہ قانون بنایا گیا۔ ۵۔ لیبارٹریوں کیلئے سازو سامان منگوائے گئے (۶ کروڑ مالیت کے) اور مزید سامان کیلئے ٹینڈروں کے کاغذات تیار کر لئے گئے۔ ۶۔ مکران اور میدانی علاقوں میں تشخیصی سروے کا کام مکمل کر لیا گیا۔ ۷۔ مختصر مدت کیلئے ۲۰ امیدوار بیرون ملک تربیت کیلئے بھجوائے گئے۔ ۸۔ گیارہ ریسرچ پروجیکٹ کیلئے رقم فراہم کی گئی ۹۔ دس ورکشاپ منعقد کئے گئے۔
۲۔	ڈیٹ ریسرچ سینٹر تربت	۳،۷۴،۶۶،۰۰۰	۳۱۴،۰۶،۰۰۰	۱۔ ۲۵۰ ایکڑ اراضی پر ترقیاتی کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ ۲۔ ۵۰ ایکڑ پر کھجور کے پودے لگائے گئے۔ ۳۔ دو ٹیوب ویل نصب کر لئے گئے۔ ۴۔ دو کھلے کنوئیں لگائے گئے۔ ۵۔ دو پانی کے تالاب مکمل کئے گئے۔ ۶۔ ۱۰ ہزار فٹ آبپاشی کے نالے مکمل کر لئے گئے۔ ۷۔ بیس ایکڑ پر قطرہ آبپاشی نصب کئے گئے۔ ۸۔ دو ہزار نئے پودے منگوائے گئے۔

				۹۔ دفاتر، رہائشی، بنگلے، لیبارٹری وغیرہ تعمیر کیئے گئے۔
۳۔	پاک سوئس پوٹیٹو پروجیکٹ سریاب	۸۳،۵۶،۰۰۰	۷۸،۱۶،۰۰۰	ا۔ آلو کی مختلف اقسام بلوچستان کے موسمی حالات میں ٹیسٹ کرلی گئیں۔ ۲۔ زمینداروں کی زمینوں پر آلو کے متعلق تجربات کرلئے گئے۔ ۳۔ آلو کی بیماریوں کیلئے سروے کا کام مکمل کرلیا گیا اور رپورٹ تیار کی گئی۔ ۴۔ جدید طریقے سے آلو کی ۶۰۰۰ اگانھیں پیدا کی گئیں۔ ۵۔ سرتال فارم پر آلو کی مختلف اقسام کی ۸۰۰۰ کلوگرام بیج پیدا کیئے گئے۔ ایسی قسم کے آلو کان مہترزئی میں پیدا کیئے گئے اور ان میں سے زمینداروں کو بیج کیلئے آلو دیئے گئے۔ ۶۔ بلوچستان کے ۳۴ زمینداروں کو پنجاب کے زمینداروں سے آلو کے بیج پیدا کرنے اور آلو کے بیج حاصل کرنے کے طریقوں سے روشناس کرایا گیا۔ ۷۔ ونجٹیبل سیڈ فارم پر ٹیوب ویل نصب کیا گیا۔ ۸۔ منگوچر میں آلو کے کاشتکاروں کا گروپ تشکیل دیا گیا۔ ۹۔ دو امیدواروں کو بیرون ملک اور تین کارکن اندرون ملک تربیت کیلئے بھیجے گئے۔

مالی سال ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۴ء کے دوران محکمہ زراعت میں مندرجہ ذیل پروگرام / اسکیمات شروع کی گئیں جن کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام اسکیم	منظور شدہ رقم	اب تک خرچ	بیرونی امداد دینے والے ملک	جن جن اضلاع میں پروگرام پر عمل ہورہا ہے	جس سال پروگرام شروع ہوا	پروگرام کی موجودہ پوزیشن	کتنے سالوں کیلئے پروگرام شروع ہوا
ا۔	آن فارم واٹر مینجمنٹ Phase III	۲۸۴_۲۵۵	۲۶۰_۵۸۷	عالمی بینک	کوئٹہ، پشین، نوشکی، سبی، زیارت، کوہلو، جھل مگسی کچھی بولان، خضدار، مستونگ خاران، ژوب، لورالائی، تربت، پنجگور، ڈیرہ بگٹی اور بارکھان	۱۹۹۱_۱۹۹۲ء	تاحال جاری ہے ۳۰ جون ۱۹۹۶ء کو مکمل ہوگا	پانچ سال کیلئے Phase III
۲۔	ان فارم واٹر مینجمنٹ پروگرام	۱۴۲_۳۰۳	۱۱۱_۳۳۱	حکومت جاپان	قلات، حب، قلعہ سیف اللہ، موسیٰ خیل اور جعفر آباد	۱۹۹۲_۱۹۹۳ء	تاحال جاری ہے ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کو مکمل ہوگا	سات سال کیلئے Phase III
۳۔	نیشنل آئل سیڈ پروگرام	۴۸_۸۲۴	۵۷_۶۰۳	عالمی بینک	کوئٹہ قلات، لسبیلہ، خضدار، سبی، جھل مگسی، جعفر آباد اور نصیر آباد	۱۹۸۹_۱۹۹۰ء	تاحال جاری ہے " "	

نمبر شمار	نام اسکیم	منظور شدہ رقم	اب تک خرچ	بیرونی امداد دینے والے ملک	جن جن اضلاع میں پروگرام پر عمل ہو رہا ہے	جس سال پروگرام شروع ہوا	پروگرام کی موجودہ پوزیشن	کتنے سالوں کیلئے پروگرام شروع ہوا
۴۔	ٹریکل اریگیشن پروگرام	۵۸_۲۶۷	۵۸_۱۰۱	ایشین بینک	کوئٹہ، پشین، قلعہ سیف اللہ، ژوب، لورالائی، زیارت سبی، قلات، خضدار، موسیٰ خیل، بارکھان، مستونگ، لسبیلہ	۹۰_۱۹۹۱ء	۳۰ جون ۱۹۹۴ء کو مکمل ہوا	پانچ سال کیلئے
۵۔	فروٹ اینڈ وجیٹیبل مارکیٹنگ	۷۸_۵۲۲	۷۸_۵۲۲	ایشین بینک	کوئٹہ	۸۹_۱۹۹۰ء	۳۱ جون ۱۹۹۵ء کو مکمل ہوا	چھ سال کیلئے
۶۔	فروٹ ڈویلپمنٹ Phase III	۱۲۵_۵۷۴	۱۳۹_۲۴۵	عالمی ادارہ برائے خوراک (F.A.D.)	پشین، زیارت، لورالائی، مستونگ، باغبانہ، خضدار، ژوب	۹۱_۱۹۹۲ء Phase III	۳۰ جون ۱۹۹۶ء کو مکمل ہوگا	پانچ سال کیلئے
۷۔	زرعی، توسیعی، تحقیقی، تصرفی	۸_۲۰۰	۸_۲۰۰	عالمی بینک	نصیر آباد، جعفر آباد، جھل مگسی، بولان، بارکھان، لورالائی، موسیٰ خیل اور لسبیلہ	۸۵_۱۹۸۶ء	۳۰ جون ۱۹۹۲ء کو مکمل ہوا	چھ سال کیلئے

جناب اسپیکر : کوئی ضمنی سوال؟

مولانا عبدالباری : جناب 93-1994ء کے اے ڈی پی کا ٹوٹل پروگرام دیا ہے اس میں ایک چیز کی کمی ہے اس میں ٹریکٹر کوٹا جاپان سے ملا ہے دس۔ ہر ڈویژن کو ایک ایک ملا ہے اس میں تفصیل میں نہیں دیا ہے۔ یہ کوٹا کو جاپان کو کیوں آپ نے چھپر میں رکھا ہے۔ پوشیدہ رکھا ہے۔ 316 کے جواب میں یہ یہیں ہے دس ٹریکٹر کوٹا جو جاپان سے ملے ہیں اس کی تفصیل نہیں دی گئی ہے اور دوسرا یہ ہے کہ اس میں تفصیل نہیں ہے۔

عبدالقہار ودان : (وزیر) بلوچستان میں خوراک کی پیداوار یہاں ٹوٹل سات ہیں اور پانچویں نمبر پر آپ اگر دیکھ لیں تو اس پروجیکٹ کے تحت جو آپ آٹھ بول رہے ہیں وہ ہیں یہ پانچویں نمبر پر ہے۔

مولانا عبدالباری : یہ تو جاپان کے ہیں آپ بتا رہے ہیں۔

عبدالقہار ودان : (وزیر) یہ آٹھ ہیں جاپان کے ہیں یہ آٹھ ہیں نصیر آباد جو پلین علاقہ ہے اس میں تقسیم ہوئے ہیں اور چار کوئٹہ میں کھڑے ہیں جو کہ باقی پلین ایریا ہیں اس میں کام کریں گے جب سیزن شروع ہو جائے گا۔

مولانا عبدالباری : نہیں آپ اس 5 نمبر کی آپ ذرا تفصیل تو دیکھیں۔ ترقیاتی پروگرام سے فراہم کردہ اسکیم مکمل ہو چکی ہے اس اسکیم کے لئے کے آر جاپان نے گرانٹ 93 فراہم کی تھی۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام اس 5 نمبر میں جو تفصیل دیا ہے اس میں بلڈوزر کا تو ذکر نہیں ہے یہ پوشیدہ رکھا ہے۔

عبدالقہار ودان (وزیر) : یہ وہی پروجیکٹ ہے نہیں پوشیدہ نہیں رکھا ہے کہ آٹھ دانے ملے ہیں زرعی مشینری' اضاف منصوبہ اور آلات بلڈوزروں کی فراہمی جاپان کے آر 2 گرانٹ 93-94ء اس میں آٹھ دانے ہیں۔

مولانا عبدالباری : جناب اس میں دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایران اور جاپان کے مشترکہ معاہدے سے ابھی بلوچستان کو 219 ڈوزرل رہے ہیں یہ ملا ہے یا ملے گا۔

عبدالقہار ودان : اس کے لئے آپ فریش سوال کریں آپ کو وزیر جواب دے دے گا اس سے یہ متعلق تو نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری : میں نے ٹوٹل اے ڈی پی پوچھا ہے وہ اس میں شامل ہے۔

عبدالحمید خان اچکزئی : میں ان کو اس کا جواب دیتا ہوں یہ ایک منصوبہ ہے فیڈرل گورنمنٹ لیول پر ہے جہاں وہ ایران سے تقریبا ایک ہزار بلڈوزر خریدنا چاہتے ہیں۔ اور پھر وہ ڈھائی سو بلڈوزر صوبے کو دینا چاہتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ فیڈرل گورنمنٹ کے بعض محکموں نے اس سے اتفاق نہیں کیا ہے اور کہا ہے کہ شاید ایران والے بلڈوزر ہمارے ہاں کامیاب بھی نہ ہوں۔ تو یہ منصوبہ ابھی تک فائنلائز نہیں ہوا ہے یہ فیڈرل لیول پر ہے اور شاید یہ فائنلائز ہو بھی نہیں اس لئے کہ یہ بلڈوزر کہ ہمیں پتہ بھی نہیں ہے کہ یہ بلڈوزر ہمارے ہاں چل سکیں گے یا نہیں۔ اور پھر اس میں دوسرے بہت سے اسکینڈل کا بھی انکشاف ہوا ہے جس کا ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا ہے۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر یہ معاہدہ ہوچکا ہے وزیر صاحب کو شاید اس بارے میں پتہ نہیں ہے آپ کسی وقت محکمہ سے پوچھ لیں اور دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صفحہ نمبر 6 پر لکھا ہے۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) : مولانا صاحب آپ کو پتہ نہیں وہ والی بات بالکل غلط ہے مجھے سب کچھ پتہ ہے یہ ڈائریکٹر کی بات نہیں ہے اس کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری : آپ کو ابھی کوئی پتہ نہیں ہے ابھی تک آپ کا وزیر صاحب لاپتہ ہے۔ جناب یہ معاہدہ ہوچکا ہے۔ جناب وزیر صاحب خود کو اس کا پتہ نہیں ہے۔ اور دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ صفحہ نمبر6 پر آپ کو کس چیز کا پتہ نہیں ہے آپ کو اس وقت پتہ تھا جب آپ محکمہ زراعت کے ڈائریکٹر تھے۔

عبدالحمید خان اچکزئی : (وزیر) جناب پتہ نہیں والی بات غلط ہے مجھے سب کچھ پتہ ہے۔ یہ ڈائریکٹر کی بات نہیں ہے یہ بلڈوزروں کی بات ہے آپ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ پتہ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ ابھی تک بلوچستان حکومت کو اس کی کوئی اطلاع نہیں آئی ہے یہ بات کو ادھر ادھر بائیں شائیں نہ کریں مولانا صاحب۔ جہاں تک وزیر کی بات ہے آپ کی معقول ہے پھر آپ سوال موخر کریں ہم بھی استفادہ کریں۔

جناب اسپیکر : آرڈر۔ آرڈر

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر ضمنی سوال یہ ہے کہ 18 آدمی جو بلوچستان سے بھیجے ہیں بیرون ملک کیا ان کے کوائف پورے تھے۔ کس ڈسٹرکٹ سے کیا ان کے کوائف پورے ہیں؟ ضمنی سوال ہے صفحہ نمبر6 پر دیکھیں۔ 18 امیدواروں کو پی ایچ ڈی اور ایم ایس سی ٹریننگ کے لئے بھیجا ہے۔ 18 امیدوار جو بھیجے ہیں کیا ان کے کوائف پورے تھے۔ کس کس ضلع سے۔

عبدالقہار ودان (وزیر) : اس کی تفصیل تو ہم ابھی نہیں دے سکتے ہیں تفصیل کے لئے علیحدہ سوال کی ضرورت ہے۔

مولانا عبدالباری : جب وزیر صاحب حاضری نہیں دے سکتے ہیں تفصیل کیسے دی جاتی ہے۔

عبدالقہار ودان (وزیر) : مولانا صاحب ایک چیز ہے آپ نے 92ء سے 1994ء تک تفصیل مانگی ہے ابھی اس میں ریسرچ ایک ایک مضمون جس پر دس دس کتابیں چھاپی گئی ہیں وہ بھی آپ نے مانگا ہے یہ ساری لائبریری تو ہم نہیں لا سکتے ہیں۔ آپ چیمبر میں آجائیں ایک ایک سوال کا جواب دے دیں گے۔

مولانا عبدالباری : جناب یہ امیدوار کی تعداد لکھی ہے یہ ان کے نام اور ضلع بتائیں نہ میں کتاب چاہتا ہوں نہ کتاب ہمیں بنوادے۔

عبدالقہار ودان (وزیر) : جناب اسپیکر انہوں نے ڈیٹیل مانگی ہیں۔ اس وقت تو ہم ڈیٹیل نہیں دے سکتے ہیں یہ ڈیٹیل ہم لائبریری میں رکھ دیں گے وہ وہاں دیکھ لیں۔ لائبریری میں آپ کو مل جائے گا۔

مولانا عبدالباری : جناب نہ لائبریری میں مل سکتے ہیں یہ سیکریٹریٹ میں مل سکتے ہیں۔ یہ 18 جو امیدوار بھیجے ہیں وہ کس ضلع سے ہیں یہ سوال تو سمپل سا ہے اس کا جواب دیا جائے۔ پشین سے بھیجا ہے قلعہ عبداللہ سے بھیجا ہے۔

عبدالقہار ودان : (وزیر) جہاں تک کوائف کا سوال ہے کوائف تو پورے ہیں ڈیٹیل اگر آپ چاہتے ہیں تو بعد میں مل جائے گی۔

مولانا عبدالباری : جناب ہم حقیقت کی بات نہ کریں تو کیا کریں۔ کیا ہم یہاں صرف ٹی اے ڈی اے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر : جب وزراء صاحبان اسمبلی میں آئیں تو تیاری کرکے آیا کریں۔

عبدالحمید خان اچکزئی : پوائنٹ آف آرڈر

مولانا عبدالباری : جناب آپ پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں بول سکتے ہیں میرے ضمنی سوال کا جواب نہیں آیا۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) : جناب اسپیکر مولانا صاحب نے سارے محکمہ پر ضمنی سوال کیا ہے اور سارے محکمے کا ڈیولپمنٹل پروگرام مانگا ہے مولانا صاحب کو بات سمجھ میں آتی نہیں ہے ان کا یہ خیال ہے کہ یہ مختصر سا سوال ہے یہ اتنا بڑا سوال ہے جس پر کتابیں لکھی جاسکتی ہیں۔ مولانا صاحب اگر سمجھنے کی کوشش کریں تو یہ ریسرچ کا مسئلہ ہے۔ بہت ٹیکنیکل پرابلم ہے۔ اس کے لئے ہر موضوع پر علیحدہ علیحدہ سوال چاہئے۔

مولانا عبدالباری : جناب یہ سادہ سوال ہے مولانا صاحب سے گزارش ہے اس کا جواب دے دے ورنہ ہیر پھیر نہ کرے صاف بات ہے کہ 18 امیدوار جو بھیجے ہیں وہ کون سے ضلع سے ہیں کیا آپ کے چمن سے بھیجے ہیں۔ آپ اس پر پردہ پوشی کررہے ہیں۔

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) : مولانا صاحب آپ بول رہے ہیں آپ کو خود کو پتہ نہیں ہے کہ آپ کیا بول رہے ہیں۔ یہ ٹیکنیکل معاملہ ہے اور آپ کے دماغ سے بالاتر۔ آپ کے دماغ میں نہیں آئے گا۔

مولانا عبدالباری : ہم خان صاحب کے دماغ کا بہت احترام کرتے ہیں وہ اس سوال کا جواب دے دیں۔

جناب اسپیکر : خان صاحب مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔ ایک بات سامنے آئی ہے جب بھی وزراء صاحبان وقفہ سوالات میں آئیں تو وہ تیاری کرکے آئیں۔

جناب اسپیکر : قہار صاحب آپ تشریف رکھیں جب اسپیکر بول رہا ہوتا ہے تو آپ تشریف رکھیں۔ آداب کو ملحوظ رکھیں جب میں بات ختم کرلوں آپ پھر بولیں۔

جناب اسپیکر : ایک بات جو سامنے آئی ہے اس کے متعلق میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ وزراء صاحبان جب کوئسچن آور میں آئیں تو وہ مکمل تیاری کے ساتھ آئیں اور جو ضمنی سوالات اٹھائے جائیں ان کے بارے میں بھی ان کو معلومات ہوں۔ یہ اسمبلی کے کسی بھی ممبر کا حق ہے اس کو مطمئن کیا جائے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر : رخصت کی درخواستیں سیکریٹری اسمبلی پیش کریں۔

مولانا عبدالباری : جناب اس پر ہمارے ضمنی سوالات ہیں ابھی تک میں نے تین بھی ضمنی سوالات نہیں کئے ہیں۔

جناب اسپیکر : آج متعلقہ وزیر صاحب نہیں ہے۔

مولانا عبدالباری : وہ کب تک آجائے گا آپ اس کی یقین دہانی کرا سکتے ہیں؟ ان کو میں نے پانچ سال سے ادھر نہیں دیکھا ہے اور نہ سوال کا جواب دیا ہے۔

مسٹر کچکول علی بلوچ ایڈووکیٹ : جناب آپ نے فرمایا کہ وزراء صاحبان تیاری کرلیں آپ انہیں بھی ہدایت کریں کہ انہیں کتنے ضمنی سوال کرنے کا حق ہے۔ وہ دس ضمنی سوال کرچکے ہیں۔

مولانا عبدالباری : بھائی ابھی تک میں نے ایک ضمنی سوال کیا ہے اس کا جواب نہیں آیا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر خزانہ) : جناب وہ ٹرک نمبر پوچھتے ہیں رجسٹریشن نمبر پوچھتے ہیں چیسز نمبر پوچھتے ہیں کیا اس کا جواب دینا بھی وزیر صاحب کا کام ہے۔

مولانا عبدالباری : ہم ٹرک نمبر نہیں پوچھتے ہیں۔ اس میں فنانس کا خرچ ہو رہا ہے اس کا جواب دے دیں فالتو خرچ کر رہے ہیں کوئی معقول جواب نہیں دیا ہے۔

جناب اسپیکر : آپ مولانا صاحب قہار صاحب تشریف رکھیں۔

رخصت کی درخواستیں سیکریٹری اسمبلی پیش کریں۔

رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی) : نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا پر 21، 24 اور 25 جنوری کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : میر محمد صادق عمرانی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : الحاج ملک گل زمان کانسی صاحب سے نجی مصروفیات کی بنا

پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : جو نامنظور کہہ رہے ہیں آپ اس پر ووٹ کریں۔ یہ اسمبلی کا اجلاس ہے آپ کو اس کے ڈیکوریم کا خیال رکھنا چاہئے جس سے نامنظور کہا ہے وہ اٹھ کر کھڑا ہو۔

محمد طاہر خان لونی (وزیر) : میں نے کہا ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ رخصت کی منظور کیا جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : نوابزادہ گزین مری صاحب نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار نواب خان ترین صوبائی وزیر نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : سردار محمد اختر مینگل قائد حزب اختلاف نے نجی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی : میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے نجی مصروفیت کی بنا پر 21

سے 25 جنوری تک اجلاس سے سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

(رخصت کی درخواست منظور کی گئی)

قانون سازی

جناب اسپیکر : وزیر متعلقہ 'وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 1994ء مسودہ قانون نمبر1 مصدرہ 1994ء مسودہ قانون نمبر1 کی بابت تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 1994ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر : تحریک یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 1994ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔ وزیر متعلقہ وضاحت فرمائیں۔

وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی : جیسا کہ کابینہ ڈویژن نے منظوری دی ہے کہ وزیر اعلیٰ کو تعیناتی یا مدت وعدہ کے دوران اپنے ذاتی استعمال کے لئے ایک ڈیوٹی فری درآمدی کار رکھنے کی اجازت ہوگی۔ لہٰذا گورنر کے مشاہرات مواجبات اور استحقاقات کا اعلامیہ 1975ء O.P (او نمبر1975ء) کے آرٹیکل نمبر1-15

(B) کے مواجب اور قواعد کے مندرجات میں یکسانیت پیدا کی جاسکے۔

جناب اسپیکر : اگر کوئی رکن اس پر تقریر کرنا چاہئے ..... جی مولانا عبدالباری صاحب۔

مولانا عبدالباری : جناب اسپیکر یہ بغیر ڈیوٹی گاڑی دینا اس کی کوئی ضروری ہے نہیں۔ وہ اس وجہ سے کہ ابھی تک جب وزیر اعلیٰ صاحب جب اپنے عہدہ پر فائز ہے تو ان کی ساتھ ماشاء اللہ بہت سی گاڑیاں زیر استعمال ہیں جو ان کی کفایت پوری کرسکتی ہیں ان کے اور ان کے رشتہ داروں کے لئے ان کی ضروریات کو پوری کرسکتے ہیں۔ جب ایک وزیر کے پاس بیس سے تیس تک گاڑیاں زیر استعمال ہیں کچھ ایسے وزیر ہیں کچھ اچھے بھی ہیں ایک وزیر ہے جس کے پاس بیس سے لے کر تیس تک گاڑیاں زیر استعمال ہیں۔ وہ کیسے زیر استعمال ہیں۔ حب اور کراچی کے درمیان ان کا آنا جانا ہوتا ہے کیسا وہ تو سب دوست جانتے ہیں بعض وزراء صاحبان بھی اس سے متفق ہیں۔ جب ایک وزیر کے پاس اتنی گاڑیاں ہیں تو پتہ نہیں وزیر اعلیٰ کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں۔ وہ مجھے معلوم نہیں ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے لئے جب وہ اپنے عہدے پر فائز ہوئے بغیر ڈیوٹی گاڑی دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ جب وہ وزارت سے فارغ ہوگئے تو فراغت کے وقت ان کو گاڑی کی ضرورت ہے۔ جب وہ فائز ہیں اپنے عہدے پر تو پھر ان کو گاڑی کی کوئی ضرورت ہے نہیں بغیر ڈیوٹی۔ اور دوسری بات یہ ہے جناب اسپیکر کہ یہ ہمارا جو پسماندہ کمزور سا خزانہ ہے پاکستان کا یا بلوچستان کا ابھی آپ سمجھیں کہ مرسڈیز گاڑی کی قیمت ہے ٹیکس کے ساتھ ایک کروڑ اور اگر بغیر ڈیوٹی ٹیکس کریں تو اسی لاکھ یا پچاس لاکھ یا تیس لاکھ کا بنتا ہے تو کم از کم عوام بھی یہ اچھا نہیں سمجھتا ہے کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ہمارے فلاں صاحب ہمارے فلاں صاحب یہ بغیر ڈیوٹی اور وہ ڈیوٹی جب خزانہ میں جمع ہو جائے تو وہ عوام کی ترقی کے لئے ملک صوبے علاقے اور قوم کی ترقی کے لئے استعمال ہو رہی ہے۔ تو اس کو میں ترقی سے آؤٹ پسماندگی کی نشانی سمجھتا ہوں۔ کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ان کے

استعمال کے لئے سرکاری گاڑیاں ہیں ان سے آؤٹ اپنی ذاتی گاڑی بغیر ڈیوٹی استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر یہ بغیر ڈیوٹی اور اس پر تحریک لانا اس کی ضرورت ہے کیا ؟ ابھی تک ..... ابھی بھی مجھے معلوم ہے کہ ہمارے جو وی آئی پی صاحبان ہیں سینٹر صاحبان وزیر صاحبان ایم این اے ایم پی اے صاحبان کے ساتھ ابھی بھی بغیر ڈیوٹی گاڑیاں کھڑی ہیں نہ صرف گھر میں کھڑی ہیں بلکہ ان کے زیر استعمال میں ہیں۔ ایف آئی اے والوں کے ساتھ وہ ریکارڈ بھی پڑا ہوا ہے کہ فلاں صاحب کے پاس بغیر ڈیوٹی اور بغیر کاغذات اگرچہ اس میں کچھ دیانت دار اور امانت دار قسم کے بھی وی آئی پی صاحبان میں ہوتے ہیں کہ وہ جو ہے جعلی کاغذات بنواتے ہیں اپنے لئے تو جس طرح جناب اسپیکر آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں یہ بدقسمتی رہی ہے۔ کہ ہمارے اکثر جو جرائم اور جو جرائم پیشہ ہیں وہ وی آئی پی صاحبان بڑے صاحبان ہوتے ہیں غریبوں اور ہمارے عوام کے پاس جب ایک چاقو ہوتا ہے تو پولیس ان کو پکڑتے ہیں جو بڑے بڑے ہیں ماشاء اللہ والے ہیں وہ قانون سے بالاتر ہیں لہٰذا عوامی ردعمل کے حوالے سے خزانے کے حوالے سے ضرورت سے بالتر میں اس کو سمجھتا ہوں۔ لہٰذا ایسی تحریکوں کا ہم کبھی حمایت نہیں کریں گے اور میرا خیال ہے کہ یہ میرا ذاتی مسئلہ نہیں ہے جو ہمارے قوم پرست جماعتیں بیٹھی ہیں پی این ایم پشتون خواہ اور پاکستان مسلم لیگ جس کو پاکستان کا خالق وہ سمجھتے ہیں اس سے بھی میرے خیال میں وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ میرے خیال میں ان کی ضرورت ہے نہیں ان کے پاس ویسے گاڑیاں ہیں تو کیا ضرورت ہے کہ وہ بغیر ڈیوٹی گاڑی جو ہے وہ لے لیں۔ اور جب وہ عہدے پر فائز ہے وہ جب عہدے پر فائز ہے ان کے لئے میرے خیال میں گاڑی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں بے شک جب فارغ ہو جائیں فراغت کے بعد پھر ان کو ضرورت ہے تو اس کو میں اور میرے خیال میں یہ ہمارے خزانے پر ہمارے عوام پر اور ہمارے قوم پر بوجھ ہے۔

دوسرے دن وزیر صاحبان کہیں گے کہ ہمیں بغیر ڈیوٹی کی گاڑی کی ضرورت ہے۔ ممبر صاحبان Requst کریں گے تو سب کے لئے بغیر ڈیوٹی ..... یہ ایک مثال بنے گا۔ تو میرے خیال میں اگر بڑے لوگ ان چیزوں پر کنٹرول نہ کریں تو جو آپ کے نیچے طبقہ ہے ممبر صاحبان ہیں سیکریٹری صاحبان ہیں پی اے پی ایس ہیں اس سے بھی آپ یہ وہ نہ کریں کہ وہ کل آپ سے یہ قانون بھی پاس کروائیں کہ ان کے لئے بھی بغیر ڈیوٹی کے گاڑی کا انتظام کریں۔

جناب اسپیکر : کوئی اور رکن؟ جی ڈاکٹر کلیم اللہ صاحب۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (ایس اینڈ جی اے ڈی) : یہ بات نہیں ہے کہ یہاں کے وزیر اعلیٰ نے کوئی خصوصی رعایت مانگی ہے یا اپنی گاڑی کے لئے انہوں نے خصوصی درخواست دی ہے۔ یہ کیونکہ وفاق کی سطح پر تمام وزارء اعلیٰ کے لئے پہلے سے منظور ہو چکی ہیں پہلے سے وہ گاڑیاں لے چکے ہیں۔ گورنر صاحبان کو بھی یہ استحقاقات ہیں اب صرف لے دے کے ایک ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب رہ گئے ہیں کیا اس کا یہ حق نہیں بنتا کہ باقی تمام پاکستان میں گورنر صاحبان اور وزیر اعلیٰ صاحبان وہ لے چکے ہیں تو لہٰذا ان کا بھی یہ حق بنتا ہے ورنہ یہ اس کے یہ پیسہ بلوچستان کے واقعی پاکستان کے لیول پر ٹیکس اگر گاڑی کی قیمت چالیس لاکھ ہے اس میں بیس لاکھ ٹیکس میں کٹ گئے وہ بات ٹھیک ہے لیکن جب استحقاقات سب کے اپنے وہ پورے ہوگئے تمام وزراء کے تمام گورنر صاحبان کے ایک لے دے کے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب رہ گئے باقی لے گئے تو اس ایک غریب کے لینے سے کیا فرق پڑے گا وہ ہو یا نہ ہو۔ اور دوسری بات ....

مولانا عبدالباری : ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب ....

جناب اسپیکر : مولانا صاحب آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی) : اس صوبے کے استحقاقات کو بھی باقی صوبوں کے لیول پر رکھیں ہم نے اپنی طرف سے نہ درخواست دی ہے نہ Request کی ہے جب تمام لوگوں کو مل گئے وہ لے چکے سلسلہ ہوچکا ہے تو ہم اس کا حق سمجھتے ہیں اور یہ گاڑی ظاہر ہے کل شاید آپ کی باری آجائے آپ کو بھی یہ حق مل جائے تو پھر آپ اپنے گھر میں استعمال کریں یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ باقیوں کو نہیں ملے تھے ہم نے Request نہیں کی جب باقی تمام لوگوں کو مل گئے تو میرے خیال میں اس صوبے کا بھی یہ حق بنتا ہے۔

جناب اسپیکر : کوئی اور رکن اسمبلی؟

عبدالحمید خان اچکزئی (وزیر) : جناب اسپیکر مولانا صاحب نے قوم پرست پارٹیوں اور ان کی گاڑیاں باہر سے آتی ہیں۔ میں اس ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے بتلاؤں کہ ہمارے چمن کے جتنے بھی علماء ہے اور جمعیت العلمائے اسلام والے اس میں شریک ہے۔

جناب اسپیکر : جناب عبدالحمید خان اچکزئی مہربانی کرکے موضوع پر بات کریں۔ حمید خان اور مولانا عبدالباری صاحب آپ دنوں حضرات تشریف رکھیں کوئی اور معزز رکن۔

حاجی محمد شاہ مردانزئی (وزیر محکمہ حج و اوقاف) : جناب اسپیکر مولانا صاحب نے بہت اچھی تقریر کی اور نشاندہی بھی کرا دی۔ ویسے وزراء میں ہم ٹریژری بینچز والے سارے آتے ہیں۔ جب وہ وزراء کی بات کرتے ہیں تو ہم پریشان ہوتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے نہ جعلی کاغذات بنایا ہے نہ ہی چالیس گاڑیاں رکھی ہیں اور نہ بغیر ٹیکس کے کوئی گاڑی خریدی ہے۔ مولانا صاحب کو چاہیئے کہ وہ اس شخص کا نام لے لیں۔ ہم بھی اس کو غلط سمجھتے ہیں اگر وہ جعلی کاغذات بنواتے ہیں تو اس سے پورا

معاشرہ خراب ہوتا ہے اور ایک نیا رواج قائم ہوگا اور سرکار کو نقصان ہوگا اگر کوئی بغیر ٹیکس کے گاڑی چلائے گا تو اس کا بھی نشاندہی کرنا چاہیئے تاکہ اس کا تدارک کیا جائے اور ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے اگر وہ لم سم مولانا صاحب کہہ دیتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ سب وزراء کے لئے اچھی بات نہیں ہے۔ جو یہ کام کر رہا ہے اس کا نام لینا چاہیئے اگر وہ برا کام کر رہے ہیں قانون کا احترام نہیں کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کا نقصان کر رہے ہیں۔ تو ان کا نام لے لو نام لینے میں حرج نہیں ہے۔

جناب اسپیکر : مردانزئی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ کوئی اور معزز رکن اسمبلی

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا تحریک منظور کی جائے۔ اب مسودہ قانون نمبر 1 کو کلاز وار زیر غور لایا جائے گا۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : کلاز نمبر 2 سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر 2 کو مسودہ قانون کا ہذا کا جز قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : کلاز نمبر 3 سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر 3 کو مسودہ قانون ہذا کا جز قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : تمہید سوال یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون کا ہذا کی تمہید قرار دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : کلاز نمبر1 سوال یہ ہے کہ کلاز نمبر1 کو مسودہ قانون ہذا کا جز قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : وزیر متعلقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ خان (وزیر ایس - اینڈ - جی - اے - ڈی) : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات اور استحقاقات) کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 1996ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ بلوچستان اور صوبائی وزراء کے (مشاہرات، مواجبات اور استحقاقات) کے ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 1996ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر : مسودہ قانون منظور ہوا اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ 24 جنوری 1996ء بوقت گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دو پہر بارہ بجکر پچیس منٹ پر مورخہ 24 جنوری 1996ء بروز بدھ گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہوگیا)